معصوم پنجم

امام سوم، حضرت امام حسین (ع)

سیدالشہداءؑ

آپؐ کی چالیس حدیثیں

معصوم پنجم

امام حسین (ع)

نام:- - - - حسین ... (علیہ السلام)

مشہور لقب: - - سیدالشہداء

کنیت: - - - ابوعبداللہ

باپ: - - - حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ

ماں: - - - حضرت فاطمہؑ بنت رسولؐ

تاریخ ولادت: - - سوم شعبان .

سن ولادت: - - سن چار ہجری

جائے ولادت: - مدینہ منورہ

تاریخ شہادت: - دسویں محرم (روز عاشورہ)

سن شہادت: - - سن ۶۱ ہجری، قمری

محل شہادت: - - کربلائے معلیٰ .

عمر: - - - - ۵۷ سال .

مرقد شریف: - - کربلا

دوران زندگی: - اس کو چار حصّوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے

پہلا حصّہ: - - - عصر رسول خداؐ تقریباً چھ سال

دوسرا حصّہ: - - - عصر حضرت علیؑ تقریباً ۳۰ سال.

تیسرا حصّہ: - - - عصر امام حسنؑ۔ تقریباً دس سال .

چوتھا حصّہ: - - - مدت امامت تقریباً دس سال .

اربعون حديثاً

عن الامام الحسين عليه السلام

١- كَيْفَ يُسْتَدَلُّ عَلَيْكَ بِمٰا هُوَ فِي وُجُودِهِ مُفْتَقِرٌ إلَيْكَ؟ أيَكُونُ لِغَيْرِكَ مِنَ الظُّهُورِ مٰا لَيْسَ لَكَ حَتّٰى يَكُونَ هُوَ الْمُظْهِرُ لَكَ؟ مَتىٰ غِبْتَ حَتّٰى تَحْتٰاجَ إلىٰ دَليلٍ يَدُلُّ عَلَيْكَ؟ وَمَتىٰ بَعُدْتَ حَتىٰ تَكُونَ ألآثٰارُ هِيَ الَّتى تُوصِلُ إلَيْكَ؟ عَمِيَتْ عَيْنٌ لاٰ تَرٰاكَ عَلَيْهٰا رَقيباً..

(دعاء عرفه، بحارالانوار ج٩٨ ص ٢٢٦)

٢- مٰاذٰا وَجَدَ مَنْ فَقَدَكَ ؟ وما الذي فَقَدَ مَنْ وَجَدَكَ ؟ لَقَدْ خٰابَ مَنْ رَضِيَ دُونَكَ بَدَلاً.

(دعاء عرفه، بحارالانوار ج٩٨ ص٢٢٨)

٣- لاٰ أفْلَحَ قَوْمٌ اشْتَرَوْا مَرْضٰاةِ الْمَخْلُوقِ بِسَخَطِ الْخٰالِقِ.

(مقتل خوارزمی ج١ ص٢٣٩)

٤- لاٰ يٰأمَنُ يَوْمَ الْقِيٰامَةِ إلاّ مَنْ خٰافَ اللّهَ فِي الدُّنْيٰا.

(بحارالانوار ج ٤٤ ص١٩٢)

امام حسینؑ کی چالیس حدیثیں

۱۔ (معبود) جو چیزیں اپنے وجود میں تیری محتاج ہیں ان سے تیرے لئے کیونکر استدلال کیا جاسکتا ہے؟ کیا کسی کے لئے اتنا ظہور ہے جو تیرے لئے ہے؟ تاکہ وہ تیرے اظہار کا ذریعہ بن سکے۔ (بھلا) تو غائب ہی کب تھا کہ تیرے لئے کسی ایسی دلیل کی ضرورت پڑے جو تیرے اوپر دلالت کرے؟ اور تو کب دور تھا تاکہ آثار کے ذریعہ تجھ تک پہونچا جاسکے؟ اندھی ہوجائیں وہ آنکھیں جو تجھے نہ دیکھ سکیں حالانکہ تو ہمیشہ ان کا ہم نشین تھا۔

دعائے عرفہ، بحار ج ۹۸ ص ۲۲۶،،

۲۔ جس نے تجھے کھو دیا اسکو کیا ملا؟ اور جسنے تجھ کو پالیا کون سی چیز ہے جسکو اس نے نہیں حاصل کیا؟ جو بھی تیرے بدلے میں جس پر بھی راضی ہوا، وہ تمام چیزوں سے محروم ہوگیا۔

،، دعائے عرفہ، بحار، ج ۹۸ ص ۲۲۸،،

۳۔ اس قوم کو کبھی بھی فلاح حاصل نہیں ہوسکتی جس نے خدا کو ناراض کر کے مخلوق کی مرضی خریدلی۔

،، مقتل خوارزمی، ج ۱ ص ۲۳۹،،

۴۔ قیامت کے دن اسی کو امن و امان حاصل ہوگا جو دنیا میں خدا سے ڈرتا رہا ہو۔

،، بحار، ج ۴۴، ص ۱۹۲،،

۵- فَبَدَأَ اللّهُ بِالأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ فَرِيضَةً مِنْهُ، لِعِلْمِهِ بِأَنَّها إِذا أُدِّيَت وَأُقِيمَت اسْتَقامَتِ الْفَرائِضُ كُلُّها هَيِّنُها وَصَعْبُها، وَذٰلِكَ اَنَّ الْأَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ دُعاءٌ اِلَى الْإِسْلامِ مَعَ رَدِّ الْمَظالِمِ وَمُخالَفَةِ الظّالِمِ...

(تحف العقول ص۲۳۷)

۶- أَيُّها النّاسُ إِنَّ رَسُولَ اللّهِ قالَ مَنْ رَاٰى سُلْطاناً جائِراً مُسْتَحِلاً لِحَرامِ اللّهِ ناكِثاً عَهْدَهُ مُخالِفاً لِسُنَّةِ رَسُولِ اللّهِ يَعْمَلُ فِي عِبادِ اللّهِ بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوانِ فَلَمْ يُغَيِّرْ عَلَيْهِ بِفِعْلٍ وَلا قَوْلٍ كانَ حَقّاً عَلَى اللّهِ أَنْ يُدْخِلَهُ مَدْخَلَهُ.

(مقتل خوارزمی ج۱ ص۲۳۴)

۷- اِنَّ النّاسَ عَبِيدُ الدُّنْيا، وَالدِّينُ لَعِقٌ عَلىٰ أَلْسِنَتِهِمْ، يَحُوطُونَهُ ما دَرَّتْ مَعائِشُهُمْ فَإِذا مُحِّصُوا بِالْبَلاءِ قَلَّ الدَّيّانُونَ.

(تحف العقول ص۲۴۵)

۸- مَنْ حاوَلَ اَمْراً بِمَعْصِيَةِ اللّهِ كانَ اَفْوَتَ لِما يَرْجُو وَاَسْرَعَ لِما يَحْذَرُ.

(تحف العقول ص۲۴۸)

۹- اَلا تَرَوْنَ أَنَّ الْحَقَّ لا يُعْمَلُ بِهِ، وَاَنَّ الْباطِلَ لا يُتَناهىٰ عَنْهُ لِيَرْغَبِ الْمُؤْمِنُ فِي لِقاءِ اللّهِ مُحِقّاً.

(تحف العقول ص۲۴۵)

۱۰- فَإِنّي لا أَرَى الْمَوْتَ إِلاّ سَعادَةً وَلا الحَياةَ مَعَ الظّالِمِينَ إِلاّ بَرَماً.

(تحف العقول ص۲۴۵)

۵۔ خداوند عالم نے امر بہ معروف و نہی از منکر کو اپنے ایک واجب کی حیثیت سے پہلے ذکر کیا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اگر یہ دونوں فریضے (امر بمعروف و نہی از منکر) ادا کئے گئے اور قائم ہوگئے تو سارے فرائض خواہ سخت ہوں یا نرم، قائم ہو جائیں گے کیونکہ یہ دونوں انسانوں کو اسلام کی طرف دعوت دینے والے ہیں اور صاحبان حقوق کے حقوق انکی طرف پلٹانے والے ہیں اور ظالموں کو مخالفت پر آمادہ کرنے والے ہیں۔ "تحف العقول ص ۲۳۷"

۶۔ لوگو! رسول خداؐ کا ارشاد ہے: جو دیکھے کسی ظالم بادشاہ کو کہ اس نے حرام خدا کو حلال کر دیا ہے، پیمان الٰہی کو توڑ دیا ہے سنت رسولؐ کی مخالفت کرتا ہے، بندگان خدا کے درمیان ظلم و گناہ کرتا ہے اور پھر بھی نہ عمل سے اور نہ قول سے اس کی مخالفت کرتا ہے تو خدا پر واجب ہے کہ اس ظالم بادشاہ کے عذاب کی جگہ اس کو ڈال دے۔ (مقتل خوارزمی، ج ۱، ص ۲۳۴)

۷۔ لوگ دنیا کے غلام ہیں، اور دین ان کی زبانوں کیلئے ایک چٹنی ہے، جب تک (دین کے نام پر) معاش کا دارومدار ہے دین کا نام لیتے ہیں لیکن جب مصیبتوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں تو دینداروں کی تعداد بہت کم ہو جاتی ہے۔ "تحف العقول ص ۲۴۵"

۸۔ جو شخص خدا کی نافرمانی کر کے اپنا مقصد حاصل کرنا چاہتا ہے، اس کے حصول مقصد کا راستہ بند ہو جاتا ہے اور بہت جلد خطرات میں گھر سکتا ہے۔ "تحف العقول ص ۲۴۸"

۹۔ کیا تم نہیں دیکھ رہے ہو کہ حق پر عمل نہیں ہو رہا ہے، اور باطل سے دوری نہیں اختیار کی جا رہی ہے۔ ایسی صورت میں مومن کو حق ہے کہ لقائے الٰہی کی رغبت کرے۔

"تحف العقول ص ۲۴۵"

۱۰۔ میں موت کو سعادت اور ظالموں کے ساتھ زندگی کو اذیت سمجھتا ہوں۔

"تحف العقول ص ۲۴۵"

۱۱- وَأَنْتُمْ أَعْظَمُ النّاسِ مُصيبَةً لِما غُلِبْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ مَنازِلِ الْعُلَماءِ لَوْ كُنْتُمْ تَشعُرُون ذٰلِكَ بِأَنَّ مَجارِيَ الْاُمُورِ وَالْأَحْكامِ عَلىٰ اَيْدِي الْعُلَماءِ بِاللّهِ الْاُمَناءِ عَلىٰ حَلالِهِ وَحَرامِهِ فَأَنْتُمُ الْمَسْلُوبُونَ تِلْكَ الْمَنْزِلَةَ وَما سُلِبْتُمْ ذٰلِكَ إلاّ بِتَفَرُّقِكُمْ عَنِ الْحَقِّ وَاخْتِلافِكُمْ فِي السُّنَّةِ بَعْدَ الْبَيِّنَةِ الْواضِحَةِ، وَلَوْ صَبَرْتُمْ عَلَى الْأَذىٰ وَتَحَمَّلْتُم الْمَؤُونَةَ في ذاتِ اللّهِ، كانَتْ اُمُورُ اللّهِ، عَلَيْكُمْ تَرِدُ، وَعَنْكُمْ تَصْدُرُ، وَاِلَيْكُمْ تَرْجِعُ، وَلٰكِنَّكُم مَكَّنْتُمُ الظَّلَمَةَ مِنْ مَنْزِلَتِكُمْ، وَأَسْلَمْتُمْ اُمُورَ اللّهِ في اَيْديهِمْ يَعْمَلُونَ بِالشُّبُهاتِ، وَيَسيرُونَ فِي الشَّهَواتِ، سَلَّطَهُمْ عَلىٰ ذٰلِكَ فِرارُكُمْ مِنَ الْمَوْتِ، وَاِعْجابُكُمْ بِالْحَياةِ الَّتِي هِيَ مُفارِقَتُكُمْ..

(تحف العقول ص۲۳۸)

۱۲- اَللّهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّهُ لَمْ يَكُن ما كانَ مِنّا تَنافُساً في سُلْطانٍ، وَلا الْتِماساً مِنْ فُضُولِ الْحُطامِ، وَلٰكِنْ لِنُرِيَ الْمَعالِمَ مِنْ دِينِكَ وَنُظْهِرَ الإِصْلاحَ في بِلادِكَ، وَيَأْمَنَ الْمَظْلُومُونَ مِنْ عِبادِكَ، وَيُعْمَلَ بِفَرائِضِكَ وَسُنَنِكَ وَاَحْكامِكَ...

(تحف العقول ص۲۳۹)

۱۳- إِنّي لَمْ أَخْرُجْ أَشِراً وَلا بَطِراً وَلا مُفْسِداً وَلا ظالِماً وَإِنَّما خَرَجْتُ أَطْلُبُ الإِصْلاحَ في اُمَّةِ جَدّي مُحَمَّدٍ صَلى اللّه عليه وآله وسلَّم اُريدُ اَنْ اٰمُرَ بِالْمَعْرُوفِ وَأَنْهىٰ عَنْ الْمُنْكَرِ وَأَسيرَ بِسيرَةِ جَدّي مُحَمَّدٍ، وسيرة أَبي عَلِيِّ بْنِ أَبي طالِبٍ.

(مقتل خوارزمی ج ۱ ص۱۸۸)

۱۱۔ تمام لوگوں سے زیادہ تو تمہاری مصیبت ہے اس لئے کہ علماء کے مقامات کو تم سے چھین لیا گیا ہے اور تم مغلوب بنا دئے گئے ہو، کاش تم یہ سمجھ سکتے کہ تمہارے ساتھ ایسا کیا گیا ہے اس لئے کہ (اسلامی نظریے کے مطابق) تمام امور کی انجام دہی، بند وبست اور احکام کا اجرا ان علماء کے ہاتھوں ہونا چاہیئے جو خدا شناس ہوں، حلال و حرام خدا کے امین ہوں مگر (بنی امیہ نے) تم سے یہ مقام و منزلت چھین لی۔ اور یہ صرف اس لئے چھینی کہ واضح دلیل و برہان کے بعد بھی تم حق سے کنارہ کش رہے اور سنت میں اختلاف کرتے رہے۔ اگر تم اذیتوں پر صبر کر لیتے اور راہ خدا میں مال خرچ کر دیتے تو کارہائے خدا (یعنی مسلمانوں کے امور کا انتظام) تمہارے ہاتھوں میں ہوتا۔ تم احکام صادر کرتے اور معاملات تمہاری طرف پلٹائے جاتے لیکن تم نے تو اپنی جگہ پر ظالموں کو مسلط کر دیا۔ اور امور خدا کو ان کے سپرد کر دیا۔ وہ شبہات پر عمل کرتے ہیں، خواہشات نفسانی کے راستہ پر چلتے ہیں ان کو ان چیزوں پر تمہارے موت سے فرار اور فنا ہونے والی زندگی سے پیار نے ,,مسلط کیا ہے،،

"تحف العقول ص ۲۳۸"

۱۲۔ خدایا تو جانتا ہے کہ میرا قیام (جہاد) نہ تو سلطنت کیلئے ہے اور نہ حصول دولت کیلئے ہے، بلکہ ہم تیرے دین کے معالم کو پیش کرنا چاہتے ہیں، اور تیرے شہروں میں اصلاح کرنا چاہتے ہیں، اور تیرے مظلوم بندوں کیلئے امن و امان قائم کرنا چاہتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ تیرے فرائض و سنن و احکام پر عمل کیا جائے۔

"تحف العقول ص ۲۳۹"

۱۳۔ میرا خروج نہ تو کسی خود پسندی یا نہ اکڑ، نہ فساد، اور نہ ہی ظلم کیلئے ہے۔ میں نے تو صرف اپنے جد کی امت کی اصلاح کے لئے خروج کیا ہے۔ میں امر بہ معروف و نہی از منکر کرنا چاہتا ہوں اور اپنے جد محمد رسول اللہ اور اپنے باپ ,,علی ابن ابی طالب،، کی سیرت پر چلنا چاہتا ہوں۔

"مقتل خوارزمی، ج ۱، ص ۱۸۸"

١٤-فَإنْ تَكُنِ الدُّنْيٰا تُعَدُّ نَفيسَةً
فَدٰارُ ثَوٰابِ اللّٰهِ أعْلىٰ وَأنْبَلُ
وَاِنْ تَكُنِ الْأبْدٰانُ لِلْمَوْتِ اُنْشِئَتْ
فَقَتْلُ امْرىءٍ بِالسَّيْفِ فِي اللّٰهِ أفْضَلُ
وَإنْ تَكُنْ الْأرْزٰاقُ قَسْماً مُقَدَّراً
فَقِلَّةُ حِرْصِ الْمَرْءِ فِي الرِّزْقِ أجْمَلُ
وَإنْ تَكُنْ الأمْوٰالُ لِلتَّرْكِ جَمْعُهٰا
فَمٰا بٰالُ مَتْروكٍ بِهِ الْحُرُّ يَبْخَلُ
(بحارالانوار ج ٤٤ ص ٣٧٤)

١٥-يٰا شيعَةَ الِ أبى سُفْيٰان إنْ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ دينٌ وَكُنْتُمْ لاٰ تَخٰافُونَ الْمَعٰادَ فَكُونُوا أحْرٰاراً في دُنْيٰاكُمْ. (مقتل خوارزمى ج ٢ ص ٣٣)

١٦-اِنَّ قَوْماً عَبَدُوا اللّهَ رَغْبَةً فَتِلْكَ عِبٰادَةُ التُّجّارِ، وَاِنَّ قَوْماً عَبَدُوا اللّهَ رَهْبَةً فَتِلْكَ عِبٰادَةُ الْعَبيدِ، وَاِنَّ قَوْماً عَبَدُوا اللّهَ شُكْراً فَتِلْكَ عِبٰادَةُ الْأحْرٰارِ، وَهِيَ اَفْضَلُ الْعِبٰادَةِ. (تحف العقول ص ٢٤٦)

١٧-وَاعْلَمُوا اَنَّ حَوٰائِجَ النّٰاسِ اِلَيْكُمْ مِنْ نِعَمِ اللّهِ عَلَيْكُمْ فَلا تَمِلُّوا النِّعَمَ فَتَحُورَ نِقَماً. (بحارالانوار ج ٧٨ ص ١٢١)

۱۴۔ اگر دنیا کو عمدہ اور نفیس شمار کیا جائے تو ثواب خدا کا گھر (آخرت) اس سے بھی بلند و برتر ہے۔ اگر جسموں کو مرنے ہی کیلئے پیدا کیا گیا ہے تو انسان کا راہ خدا میں تلوار سے قتل ہو جانا بہت ہی افضل ہے۔
اگر روزی کی تقسیم مقدر پر ہے تو روزی کیلئے انسان کی معمولی حرص اچھی بات ہے۔
اگر مال کا جمع کرنا چھوڑ جانے کیلئے ہے تو پھر شریف آدمی چھوڑے جانے والے مال کیلئے کیوں بخل کرتا ہے۔
"بحار ج ۴۴، ص ۳۷۴"

۱۵۔ اے آل ابوسفیان کے شیعو! اگر تمہارے پاس دین نہیں ہے اور نہ تم لوگ معاد سے ڈرتے ہو تو (کم از کم) دنیا ہی میں شریف بنو۔
"مقتل خوارزمی ج ۲، ص ۳۳"

۱۶۔ جو لوگ خدا کی عبادت کسی چیز (جنت) کی خواہش کیلئے کرتے ہیں ان کی عبادت تاجروں کی عبادت ہے، اور جو لوگ خدا کی عبادت کسی چیز (دوزخ) کے خوف سے کرتے ہیں ان کی عبادت غلاموں کی عبادت ہے۔ اور جو لوگ خدا کی عبادت شکر کے عنوان سے کرتے ہیں وہ آزاد لوگوں کی عبادت ہے اور یہی سب سے افضل عبادت ہے۔
(تحف العقول ص ۲۴۶)

۱۷۔ لوگوں کی حاجتوں کا تم سے متعلق ہونا یہ تمہارے اوپر خدا کی بہت بڑی نعمت ہے لہٰذا نعمتوں کو (یعنی صاحبان حاجت کو) رنج نہ پہونچاؤ کہیں ایسا نہ ہو جائے کہ وہ نعمت نقمت سے بدل جائے (نقمت کے معنی عذاب اور بلا کے ہیں)
"بحار، ج ۷۸، ص ۱۲۱"

۱۸ـ إعتَبِرُوا أيُّهَا النّاسُ بِما وَعَظَ اللهُ بِهِ أوْلِياءَهُ مِنْ سُوءِ ثَنائِهِ عَلَى الأحْبارِ، إذْ يَقُولُ: لَوْلا يَنْهٰيهُمُ الرَّبّانِيُّونَ وَالأحْبارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الإثم، وَقالَ: لُعِنَ الَّذينَ كَفَروا مِنْ بَني إسْرائيلَ ـ إلىٰ قَوْلِهِ ـ لَبِئْسَ ما كانُوا يَفْعَلُونَ، وَإنَّما عابَ اللهُ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ لِأنَّهُمْ كانُوا يَرَونَ مِنَ الظَّلَمَةِ الَّذينَ بَيْنَ أظْهُرِهِم المُنْكَرَ وَالفَسادَ فَلايَنْهَوْنَهُمْ عَنْ ذٰلِكَ رَغْبَةً فيما كانُوا يَنالُونَ مِنْهُمْ، وَرَهْبَةً مِمّا يَحْذَرونَ، وَاللهُ يَقُولُ: «فَلا تَخْشَوُا النّاسَ وَاخْشَوْنِ»، وَقالَ: «الْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِناتُ بَعْضُهُمْ أوْلِياءُ بَعْضٍ يَأمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ».

(تحف العقول ص ۲۳۷)

۱۹ـ مَنْ طَلَبَ رِضا النّاسِ بِسَخَطِ اللّهِ وَكَلَهُ اللّهُ إلىٰ النّاسِ.

(بحارالانوار ج ۷۸ ص ۱۲۶)

۲۰ـ إيّاكَ وَظُلْمَ مَنْ لا يَجِدُ عَلَيْكَ ناصِراً إلّا اللّهَ جَلَّ وَعَزَّ.

(بحار ج ۷۸ ص ۱۱۸)

۲۱ـ مَنْ أحَبَّكَ نَهاكَ وَمَنْ أبْغَضَكَ أغْراكَ.

(بحارالانوار ج ۷۸ ص ۱۲۸)

۲۲ـ لا يَكْمُلُ الْعَقْلُ إلّا بِاتِّباعِ الْحَقِّ

(بحارالانوار ج ۷۸ ص ۱۲۷)

۲۳ـ مُجالَسَةُ أهْلِ الْفِسْقِ رِيبَةٌ.

(بحارالانوار ج ۷۸ ص ۱۲۲)

۲۴ـ اَلْبُكاءُ مِنْ خَشْيَةِ اللّهِ نَجاةٌ مِنَ النّارِ. (مستدرك الوسائل ۲/۲۹۴)

۱۸۔ اے لوگو! خدا نے جن باتوں سے اپنے اولیاء کو وعظ فرمایا ہے تم بھی ان سے عبرت حاصل کرو (خدا کا وعظ یہ ہے کہ) اس نے اہل کتاب کے علماء کی مذمت کی ہے جہاں پر ارشاد ہے: ان کو اللہ والے اور علماء جھوٹ بولنے سے کیوں نہیں روکتے (پ ۶ ر س ۵ (مائدہ) آیت ۶۳)۔ نیز ارشاد ہے: بنی اسرائیل میں سے جو لوگ کافر تھے ان پر داؤد اور عیسیٰ ابن مریم کی زبانی لعنت کی گئی ہے "اور اس لعنت کی وجہ یہ تھی" کیونکہ ان لوگوں نے نافرمانی کی اور حد سے بڑھ گئے تھے اور کسی برے کام سے جس کو ان لوگوں نے کیا تھا باز نہیں آتے تھے۔ اور جو کام یہ کرتے تھے وہ بہت برا تھا (پ ۵ ش (مائدہ) آیت ۷۹ ـ ۸۰)

خداوند عالم نے ان علماء کی سرزنش اس لئے کی ہے کہ یہ لوگ فساد و برائیوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھتے تھے لیکن لوگوں سے ملنے والے مال کی طمع اور لوگوں کے خوف سے انکو نہی از منکر نہیں کیا کرتے تھے۔ حالانکہ خدا کا ارشاد ہے! لوگوں سے (ذرا بھی) نہ ڈرو۔ مجھ سے ڈرو (سورہ مائدہ آیت ۴۴) نیز ارشاد ہوتا ہے: ایماندار مرد اور ایماندار عورتیں ان میں سے بعض کے بعض رفیق ہیں جو امر معروف و نہی از منکر کرتے ہیں۔ (پ ۹ ش (توبہ) آیت ۷۱) "تحف العقول ص ۲۳۷"

۱۹۔ جو لوگوں کی خوشنودی چاہے حالانکہ اس فعل سے خدا ناراض ہو تو خدا اسکو لوگوں کے حوالہ کر دیتا ہے۔ "بحار، ج ۷۸، ص ۱۲۶"

۲۰۔ جسکا مددگار خدا کے علاوہ کوئی نہ ہو خبردار اس پر ظلم نہ کرنا۔ "بحار، ج ۷۸، ص ۱۱۸"

۲۱۔ جو تمکو دوست رکھے گا (برائیوں سے) روکے گا۔ اور جو تم کو دشمن رکھے گا (برائیوں پر) ابھارے گا۔ "بحار، ج ۷۸، ص ۱۲۸"

۲۲۔ عقل صرف حق کی پیروی کرنے سے کامل ہوتی ہے، "بحار، ج ۷۸، ص ۱۲۷"

۲۳۔ اہل فسق و فجور کی صحبت بدنامی کی بات ہے۔ "بحار، ج ۷۸، ص ۱۲۲"

۲۴۔ خوف خدا میں گریہ وزاری کرنا دوزخ سے نجات کا ذریعہ ہے۔ "مستدرک ۲/ ۲۹۴"

٢٥- جاءَ رَجُلٌ إلىٰ سَيِّدِ الشُّهَداءِ وَقالَ: أنا رَجُلٌ عاصٍ، وَلا أصْبِرُ عَنِ الْمَعْصِيَةِ فَعِظْني بِمَوْعِظَةٍ فَقالَ عَلَيْهِ السَّلامُ: إفْعَلْ خَمْسَةَ أشْياءٍ وَأذْنِبْ ما شِئْتَ، فَأوَّلُ ذٰلِكَ لا تَأكُلْ رِزْقَ اللّهِ وَأذْنِبْ ما شِئْتَ، وَالثاني أخْرُجْ مِنْ وِلايَةِ اللّهِ وَأذْنِبْ ماشِئْتَ، وَالثّالِثُ أطْلُبْ مَوْضِعاً لا يَراكَ اللّهُ وَأذْنِبْ ما شِئْتَ، وَالرّابِعُ إذا جاءَكَ مَلَكُ الْمَوْتِ لِيَقْبِضَ روحَكَ فَادْفَعْهُ عَنْ نَفْسِكَ وَأذْنِبْ ما شِئْتَ، اَلْخامِسُ إذا أدْخَلَكَ مالِكُ فى النّارِ فَلا تَدْخُلْ فِي النّارِ وَأذْنِبْ ماشِئْتَ.

(بحار الانوار ج٧٨ ص١٢٦)

٢٦- إيّاكَ وَما تَعْتَذِرُ مِنْهُ، فَإنَّ الْمُؤْمِنَ لا يُسِيءُ وَلا يَعْتَذِرُ، وَالْمُنافِقُ كُلَّ يَوْمٍ يُسِيءُ وَيَعْتَذِرُ.

(تحف العقول ص٢٤٨)

٢٧- اَلعَجَلَةُ سَفَهٌ.

(بحارالانوار ج٧٨ ص١٢٢)

٢٨- لا تَأذَنوا لِأحَدٍ حَتّىٰ يُسَلِّمَ.

(بحار ج ٧٨ ص١١٧)

٢٩- مِنْ عَلاماتِ أسْبابِ الْجَهْلِ اَلْمُماراةُ لِغَيْرِ أهْلِ اَلْفِكْرِ.

(بحار ج٧٨ ص١١٩)

٣٠- مِنْ دَلائِلِ الْعالِمِ انْتِقادُهُ لِحَديثِهِ وَعِلْمُهُ بِحَقائِقِ فُنُونِ النَّظَرِ.

(بحارالانوار ج٧٨ ص١١٩)

۲۵۔ ایک شخص سید الشہداءؑ کے پاس آکر بولا: میں ایک گنہگار شخص ہوں اور معصیت پر صبر نہیں کر سکتا لہٰذا مجھے کچھ وعظ فرمائیے: امام حسینؑ نے فرمایا: پانچ کام کر لو اس کے بعد جو گناہ چاہو کرو۔ ۱۔ خدا کا رزق نہ کھاؤ پھر جو جی چاہے کرو۔ ۲۔ خدا کی حکومت سے نکل جاؤ، پھر جو جی میں آئے کرو۔ ۳۔ ایسی جگہ تلاش کر لو جہاں تم کو خدا نہ دیکھ سکے وہاں جیسا گناہ چاہو کرو ۴۔ جب ملک الموت قبض روح کیلئے آئیں تو ان کو اپنے پاس سے بھگا دو اس کے بعد جو گناہ چاہو کرو، ۵۔ جب مالک جہنم تم کو جہنم میں داخل کرنا چاہے تو جہنم میں نہ جاؤ اور جو گناہ چاہو کرو۔

"بحار، ج ۷۸، ص ۱۲۶"

۲۶۔ جس فعل پر عذر خواہی کرنا پڑے وہ کام ہی نہ کرو اس لئے کہ مومن نہ برا کام کرتا ہے نہ عذر خواہی کرتا ہے اور منافق روز برائی کرتا ہے اور عذر خواہی کرتا ہے۔

"تحف العقول ص ۲۴۸"

۲۷۔ جلد بازی (ایک قسم کی) بیوقوفی ہے۔ "بحار، ج ۷۸، ص ۱۲۲"

۲۸۔ جب تک آنے والا، سلام نہ کرے اسکو اندر آنے کی اجازت نہ دو۔

"بحار، ج ۷۸، ص ۱۱۷"

۲۹۔ غیر اہل فکر سے بحث و مباحثہ اسباب جہالت کی علامت ہے۔

"بحار، ج ۷۸، ص ۱۱۹"

۳۰۔ عالم کی علامتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اپنی باتوں پر انتقاد کرتا ہے اور اقسام نظر کی حقیقتوں پر آگاہی رکھتا ہے۔

"بحار، ج ۷۸، ص ۱۱۹"

۳۱۔نَافِسُوا فِي الْمَكَارِمِ، وَسَارِعُوا فِي الْمَغَانِمِ.
(بحارالانوار ج ۷۸ ص ۱۲۱)

۳۲۔مَنْ جَادَ سَادَ، وَمَنْ بَخِلَ رَذَلَ.
(بحار ج ۷۸ ص ۱۲۱)

۳۳۔إِنَّ أَجْوَدَ النَّاسِ: مَنْ أَعْطَى مَنْ لَا يَرْجُوهُ.
(بحار ج ۷۸ ص ۱۲۱)

۳٤۔مَنْ نَفَّسَ كُرْبَةَ مُؤْمِنٍ فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرَبَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.
(بحار ج ۷۸ ص ۱۲۲)

۳۵۔إِذَا سَمِعْتَ أَحَداً يَتَنَاوَلُ أَعْرَاضَ النَّاسِ فَاجْتَهِدْ أَنْ لَا يَعْرِفَكَ.
(بلاغة الحسين / الكلمات القصار ٤٥)

۳٦۔قِيلَ مَا الْغِنَى قَالَ قِلَّةُ أَمَانِيكَ وَالرِّضَا بِمَا يَكْفِيكَ.
(معاني الاخبار ص ۴۰۱)

۳۷۔لَا تَرْفَعْ حَاجَتَكَ إِلَّا إِلَى أَحَدِ ثَلَاثَةٍ: إِلَى ذِي دِينٍ أَوْ مُرُوَّةٍ أَوْ حَسَبٍ
(بحار ج ۷۸ ص ۱۱۸)

۳۸۔إِعْمَلْ عَمَلَ رَجُلٍ يَعْلَمُ أَنَّهُ مَأْخُوذٌ بِالْإِجْرَامِ مَجْزِيٌّ بِالْإِحْسَانِ.
(بحارالانوار ج ۷۸ ص ۱۲۷)

۳۹۔لِلسَّلَامِ سَبْعُونَ حَسَنَةً تِسْعٌ وَسِتُّونَ لِلْمُبْتَدِي وَوَاحِدَةٌ لِلرَّادِّ.
(بحارالانوار ج ۷۸ ص ۱۲۰)

٤۰۔لَا تَقُولَنَّ فِي أَخِيكَ إِذَا تَوَارَى عَنْكَ إِلَّا مَا تُحِبُّ أَنْ يَقُولَ فِيكَ إِذَا تَوَارَيْتَ عَنْهُ.
(بحارالانوار ج ۷۸ ص ۱۲۷)

۳۱۔ انسانی اقدار کے حصول میں ایک دوسرے پر سبقت کی کوشش کرو، اور (معنوی) خزانوں کے لئے جلدی کرو۔
"بحار، ج ۷۸، ص ۱۲۱"

۳۲۔ جس نے سخاوت کی اس نے سیادت حاصل کی، جس نے بخل کیا وہ ذلیل ہوا۔
"بحار، ج ۷۸، ص ۱۲۱"

۳۳۔ سب سے زیادہ سخی وہ ہے جو ان کو بھی دے جن سے کوئی امید نہ ہو۔
"بحار، ج ۷۸، ص ۱۲۱"

۳۴۔ جو کسی مومن کی کرب و بےچینی کو دور کرے۔ خدا اس کی دنیا و آخرت کی بےچینی کو دور کرتا ہے۔
"بحار، ج ۷۸، ص ۱۲۱"

۳۵۔ اگر تم کسی کو دیکھو کہ وہ لوگوں کی غیبت کرتا ہے تو کوشش کرو کہ وہ تم کو نہ پہچان سکے۔
"بلاغۃ الحسینؑ، الکلمات القصار ۴۵"

۳۶۔ حضرت امام حسینؑ سے پوچھا گیا مالداری کیا ہے؟ فرمایا: آرزوؤں کا کم ہونا اور جتنا اس کیلئے کافی ہو جائے اس پر راضی رہنا۔
"معانی الاخبار، ص ۴۰۱"

۳۷۔ اپنی حاجت صرف تین شخصوں سے بیان کرو۔ ۱۔ دیندار، ۲۔ جوانمرد، ۳۔ کسی باشخصیت سے۔
"بحار، ج ۷۸، ص ۱۱۸"

۳۸۔ جس کام کو کرنا چاہتے ہو، اسکو اس شخص کی طرح انجام دو جو یہ جانتا ہے کہ ہر گناہ کی سزا ہے۔ اور ہر نیکی کی جزا ہے۔
"بحار، ج ۷۸، ص ۱۲۷"

۳۹۔ سلام کے ستر ثواب ہیں ۶۹ ثواب تو سلام کرنے والے کو ملتے ہیں اور ایک ثواب جواب دینے والے کو ملتا ہے۔
"بحار، ج ۷۸، ص ۱۲۰"

۴۰۔ اپنے برادر (مومن) کے پس پشت وہی بات کہو جو تم کو پسند ہو کہ تمہارے پس پشت تمہارے بارے میں کہی جائے۔
"بحار، ج ۷۸، ص ۱۲۷"